اصلی اہلسنت
از قلم
پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری رح

# اصلی اہلِسنّت

ازقلم

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری رح

# تعارف مصنف ـــــــ عرض ناشر

مصنف رسالہ ہذا پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوریؒ (جو 1991ء میں تقریباً ۶۳ سال کی عمر میں تشنگان رشد و ہدایت کی بڑی تعداد کو سیراب کرتے ہوئے خار زار زیست سے رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے- انا للہ وانا الیہ راجعون) کا شمار ان اکابر اولیاء اللہ اور محقق علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی حیات مستعار کے شب و روز اللہ کے دین خالص کے لیے وقف کر دیئے- انہوں نے بالکل بے سروسامانی کے عالم میں بہاول پور جیسی خالص حنفی ریاست میں دعوت کا کام مشنری جزبہ کے تحت شروع کیا- آپ مقامی کالج میں استاد تھے سرکاری ملازمت کے باوجود اللہ کے خالص دین کو بالکل اسی طرح عوام و خواص کے سامنے پیش کی جیسا کہ اس کا حق تھا- انہوں نے عقیدہ السلف کی آبیاری میں کسی مسلکی، سیاسی یا سرکاری رکاوٹ کی پرواہ نہ کی- اس سلسلے میں آپ کو بہت سی مشکلات سے بھی دو چار ہونا پڑا- بہاولپور اور مضافات میں خصوصاً اور پورے ملک میں عموماً اہل حدیث کو جگایا اور انہیں اپنی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے جزبہ احساس برتری سے سرشار کیا انہوں نے جہاں اپنی فقید المثال علمی صلاحیت، قابل رشک سادہ عملی زندگی اور بے پناہ تدریسی اور تبلیغی مہارت کا زندہ ثبوت دینی و علمی دنیا میں پیش کیا وہاں انہوں نے بفضل اللہ اپنے رقیق قلب اور مفکر دماغ سے اللہ کی مخلوق کی ایک بڑی تعداد کے عقیدہ و اعمال کی اصلاح اور تزکیہ اخلاق کا فریضہ بھی بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا- تقویٰ اور حسن کردار آپ کے نورانی چہرے کے خدو خال تھے حافظ صاحب کے انداز تبلیغ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی شرف قبولیت بخشا تھا جو آدمی بھی آپ کا ایک خطبہ سن لیتا اس کی اپنے عقیدہ اور عمل کے بارے میں بے چینی دیدنی ہوتی تھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے منطق کی دولت سے بھی وافر مقدار میں نوازا تھا- آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ ہماری باتیں تھری ناٹ تھری کی گولیاں ہیں سننے والا یا گر گیا یا پھر بھاگ گیا- اسی طرح آپ نے ایک بار خطبہ جمعۃ المبارک میں فرمایا "وہ اہل حدیث ہی کیسا کہ سنت نبوی ﷺ اس کے سامنے ہو اور اس کا عمل اس کے مطابق

نہ ہو میں اپنے آپ کو سب کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ بتائیں کہ عبداللہ تیرا فلاں عمل سنت نبوی کے خلاف ہے میں اس کی اصلاح نہ کروں تو اہل حدیث کیسا" حافظ صاحب کا درس انتہائی مدلل اور جامع ہوا کرتا تھا جس میں بڑے بلیغ پیرائے میں تفسیر حدیث، فقہ، تاریخ اور کلام جیسے علوم کے بارے میں مباحث ہوتی تھیں آپ کو تقلید کے پوسٹ مارٹم پر خصوصی ملکہ حاصل تھا اور آپ اسی تقلید کو امت محمدیہؐ کی گمراہی کا بڑا سبب قرار دیتے تھے۔ زبان و ادب کی چاشنی انداز بیان کی شیرینی اور طرز ادا کی دل آویزی کی وجہ سے سنجیدہ علمی مباحث میں بھی زندہ دلی اور شگفتگی کی ایسی بہار محسوس ہوتی تھی جسے خزاں سے دور کا واسطہ بھی نہ ہوتا۔ آپ نہایت ہی بے تکلف شخصیت کے مالک تھے آپ نے خطابت جیسے پر تکلف اور پرجوش طرز تقریر کو کبھی اختیار نہیں کیا۔ بس سوز دل تھا کہ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر کلمہ لوح دل پر نقش ہو جاتا۔ آپ نے کبھی بھی سامعین کو ثقیل موضوعات پر بھاری بھرکم الفاظ سے خطاب نہیں فرمایا۔ آپ علم سے زیادہ عمل پر زور دیتے تھے اور عمل صالح آپ کے محبوب ترین الفاظ تھے آپ خود بھی عمل صالح کے حسین پیکر تھے دوران خطبہ جمعۃ المبارک آپ کی نظر نئے آنے والے اصحاب پر خصوصاً ہوا کرتی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا حافظہ اور فرد شناسی کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ صرف ایک ملاقات میں دوسرے کے مزاج کی تہہ تک پہنچ جاتے اور جسے ایک بار مل لیتے سالہا سال بعد بھی اسے پہچان لیتے۔

تعلیمی ادارے اور نوجوان طلباء آپ کا خصوصی ٹارگٹ تھے۔ کالج میں آپ کی کلاس میں دوسری کلاسوں بلکہ دوسرے اداروں کے طلباء اور کالج کے اساتذہ بھی شریک ہو جاتے تھے۔ اور یوں یہ ایک کلاس کی بجائے باقاعدہ تبلیغی مجلس بن جاتی آپ سے جو بھی متاثر ہوا وہ آپ کے ہاں خاص مقام رکھتا تھا جب بھی کسی ساتھی سے عرصہ بعد ملاقات ہوتی اس سے دریافت فرماتے کہ دعوت حق سے کتنے لوگ متاثر کیے۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ اپنی تبلیغ سے عقیدہ السلف اختیار کرنے والے افراد کی گنتی کیا کرو قیامت کے روز آپ کے کام آئیں گے۔

جسمانی ساخت کی طرح آپ کی آواز بھی رعب دار تھی اور بلا کا اعتماد تھا بڑے سے بڑے علمی پائے کے لوگوں سے آپ اس سادہ انداز میں گویا ہوتے کہ مخاطب کو

اعتراض کی ہمت ہی نہ پڑتی دوارن خطبہ اکثر آپ کی آنکھیں نم آلود اور آواز بھرا جاتی اور اس کیفیت سے سامعین بھی محفوظ نہ رہ سکتے۔ انہوں نے اپنے رہائشی مکان کا ایک حصہ مسجد کے لیے وقف کیا ہوا تھا جہاں وہ بعد نماز فجر درس قرآن دیا کرتے اور اس کے بعد درس حدیث ہوتا جس میں راقم جیسے جزوقتی طلباء بھی شریک ہوتے جو مشکوۃ شریف پڑھنے کے بعد کالج روانہ ہو جاتے۔ درس حدیث کے بعد ناشتہ اکثر حافظ صاحب کے ہاں ہی ہوتا۔ حافظ صاحب گھر سے جو کہ مسجد سے ملحق تھا تازہ تازہ چپڑی روٹی اور سالن لاتے اور پھر مسلسل ناشتہ کے اختتام تک تازہ روٹی کی سپلائی بذات خود جاری رکھتے ہم ناشتہ کر چکتے تو بچا ہوا سالن آخری روٹی پر رکھ کر خود تناول فرماتے۔ آپ سے متاثر ہو کر عقیدہ سلف اختیار کرنے والے اکثر طلباء کے والدین اس تبدیلی عقیدہ و عمل پر ان کا خرچہ بند کر دیتے تو یہ ذمہ داری بھی حافظ صاحب اپنے سر لے لیتے حالانکہ آپ خود بھی محض تنخواہ دار تھے شاگردوں کی خودی ان کو بڑی عزیز تھی بعض اوقات گھر کی قیمتی اشیاء فروخت کر کے ان کی ضروریات پوری کرتے اور انہیں اس کی خبر تک نہ ہونے دیتے۔ اگر کوئی شاگرد عرصہ تک نہ مل پاتا تو متفکر ہو جاتے اور اس کے ملنے والوں سے اس کے بارے میں دریافت کرتے رہتے۔

راقم گریجوایشن کا عرصہ بہاولپور آپ کی صحبت میں گزارنے کے بعد ایم بی اے کرنے کے لیے ملتان یونیورسٹی میں داخل ہو گیا۔ اور حافظ صاحب کو ملے ہوئے چند ماہ گزر گئے آپ کے دریافت کرنے پر کسی نے آپ کو راقم کی سوسائٹی کے بارے میں غیر معمولی اطلاع دی تو انہوں نے اس سلسلے میں ایک خط تحریر فرمایا جو کہ اس رسالہ کے آخر میں شائع کیا جا رہا ہے۔ آپ یہ خط پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں انہیں اپنے شاگردوں سے کس قدر محبت تھی اور ان کی دنیا و آخرت کے بارے میں کتنے متفکر رہتے تھے۔ حافظ صاحب کا میدان تبلیغ اگرچہ تعلیم و تربیت اور وعظ و نصیحت تھا تاہم آپ نے وقتاً فوقتاً مختصر رسائل بھی تحریر فرمائے جنہیں فیصل آباد سے کسی صاحب نے "رسائل بہاولپوری" کے نام سے شائع کیا ہے ان میں ایک رسالہ "اصلی اہلسنت" آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا انداز تحریر بالکل منفرد ہے۔ تقلید کی بیخ کنی اور اہلحدیث کی دعوت کو عام کرنے کے لیے تحریری مواد کے لحاظ سے مختصر اور علمی و منطقی لحاظ سے نہایت

موثر رسالہ شاید ہی کوئی شائع ہوا ہو۔ یقیناً دعوی سے کہا جا سکتا ہے کہ اس رسالہ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد قاری سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی اور حوالوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اس رسالہ کی اسی افادیت کے پیش نظر اسے نئی شان سے شائع کیا جا رہا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دین حنیف کی تبلیغ کے لیے ایسے موثر مختصر لٹریچر کو کثیر تعداد میں شائع کر کے تقلید کے اندھیروں میں گرے ہوئے لوگوں تک فی سبیل اللہ پہنچایا جائے۔ صاحب حیثیت سلفی العقیدہ حضرات عموماً اور حافظ صاحب کے شاگرد و روحانی فرزند خصوصاً یہ حق ادا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل صالح کی توفیق دے۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ حافظ صاحب کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور راقم کی دینی و دنیاوی فلاح کے لیے خصوصی دعا کریں۔

ادنیٰ شاگرد
زاہد سلیمان خان
100 جے ماڈل ٹاؤن لاہور

# اصلی اہلسنّت

حنفی : السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمدی : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کہیے کہاں سے تشریف لائے

حنفی : یہیں شہر سے

محمدی : آپ بہاولپور میں رہتے ہیں؟

حنفی : جی ہاں

محمدی : پہلے کبھی دیکھا نہیں

حنفی : میں پہلے کبھی آپ کی مسجد میں آیا نہیں۔

محمدی : پھر آج کیسے تشریف لے آئے؟

حنفی : ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں۔

محمدی : فرمائیے! بندہ حاضر ہے۔

حنفی : سنا ہے اہلحدیث ایک نیا ہی فرقہ نکلا ہے جو نہ صحابہ کو مانتے ہیں، نہ اماموں کو، بلکہ بزرگوں کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔

محمدی : بھئی! یہ سب یار لوگوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ ورنہ دیانتداری کی بات ہے کہ ہم نہ کسی کو برا کہتے ہیں۔ نہ گالی دیتے ہیں بلکہ عزت والوں کی عزت کرتے ہیں اور ماننے والوں کو مانتے ہیں

حنفی : آپ اماموں کو مانتے ہیں۔

محمدی : کیوں نہیں!

حنفی : لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ اماموں کو نہیں مانتے۔

محمدی : عیسائی بھی تو کہتے ہیں مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے، تو کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔

حنفی : ہم تو عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں۔

محمدی : پھر عیسائی کیوں کہتے ہیں۔ آپ عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔

حنفی : اس لیے کہ جیسے وہ مانتے ہیں ویسے ہم نہیں مانتے۔

محمدی : اسی طرح سے لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جیسے وہ اماموں کو مانتے ہیں ویسے ہم نہیں مانتے۔

حنفی : وہ اماموں کو کیسے مانتے ہیں؟

محمدی : نبیوں کی طرح۔

حنفی : نبیوں کی طرح کیسے؟

محمدی : ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کے نام پر فرقے بناتے ہیں۔ حالانکہ پیروی اور انتساب صرف نبی ﷺ کا حق ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عیسائی اور مرزائی جو کافر ہیں۔ وہ تو اپنی نسبت اپنے نبی کی طرف کر کے عیسائی اور احمدی کہلائیں۔ اور آپ مسلمان ہوتے ہوئے اپنے نبی ﷺ کو چھوڑ کر اپنی نسبت امام کی طرف کریں۔ اور حنفی کہلائیں۔ کیا عیسائی اور مرزائی اچھے نہ رہے جنھوں نے کم از کم نسبت تو اپنے نبی کی طرف کی۔

حنفی : آپ جو حنفی نہیں کہلاتے تو کیا امام ابو حنیفہ کو نہیں مانتے۔

محمدی : اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے یہ معنی تو نہیں کہ ہم ان کو امام بھی نہیں مانتے۔ ہم ان کو امام مانتے ہیں لیکن نبی نہیں مانتے کہ آپ کی طرح ان کے نام پر حنفی کہلائیں۔ آپ ہی بتائیں۔ آپ جو شافعی نہیں کہلاتے تو کیا امام شافعی کو نہیں مانتے؟

حنفی : ہم امام شافعی کو ضرور مانتے ہیں۔ لیکن جب حنفی کہلاتے ہیں تو پھر شافعی کہلانے کی کیا ضرورت ہے؟

محمدی : ہمیں بھی محمدی یا اہلحدیث کہلانے کے بعد حنفی کہلانے کی کیا ضرورت؟

حنفی : آپ محمدی کیوں کہلاتے ہیں؟

محمدی : آپ اپنے امام کے نام پر حنفی کہلائیں، ہم اپنے نبی ﷺ کے نام پر محمدی نہ کہلائیں! آپ ہی بتائیں نبی ﷺ بڑا یا امام محمدی نسبت اچھی یا حنفی؟

حنفی : نسبت تو محمدی بہتر ہے لیکن حنفی بھی غلط تو نہیں؟

محمدی : غلط کیوں نہیں اصلی باپ کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے؟ جب حضور ﷺ ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " لا ترغبوا عن ابائکم فمن رغب عن ابیہ فقد کفر" " جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے وہ کفر کرتا ہے" (مشکوۃ)۔ دوسری حدیث میں فرمایا

من الدعی الی غیز ابیہ و ھو یعلم فالجنتہ علیہ حرام (مشکوۃ)

"جو اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے۔" جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ بتائیں حنفی بننے کے لیے کہا کس نے ہے؟ کیا اللہ نے کہا ہے یا اس کے رسول ﷺ نے یا خود امام نے؟ جب حنفی بننے کے لیے کسی نے کہا نہیں، حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں۔ حنفیت نام کی اسلام میں کوئی دعوت نہیں (لیس لہ دعوۃ فی الدنیا ولا فی الاخرۃ) تو حنفی نسبت غلط کیوں نہیں؟

حنفی : حنفی کہلانے والے جتنے پہلے گزرے ہیں کیا وہ سب غلط تھے؟

محمدی : پہلے پہل حنفی آج کل جیسے نہ تھے، ان کی یہ نسبت شاگردی کی نسبت تھی، مذہبی نسبت نہ تھی۔ یہ نسبت گمراہی اس وقت بنتی ہے جب مذہبی ہو اور فرقہ پرستی کی بنیاد پر ہو۔ اگر یہ نسبت استادی شاگردی کی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

حنفی : اگر حنفی کہلانا صحیح نہیں کیونکہ فرقہ پرستی ہے تو اہلحدیث کہلانا بھی تو فرقہ پرستی ہے؟

محمدی : اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں اہلحدیث تو عین اسلام ہے۔ اسلام نام ھی نبی ﷺ کی پیروی کا ہے اور نبی ﷺ کی پیروی اس کی حدیث پر عمل

کرنے سے ہو سکتی ہے- لہٰذا اہلحدیث بنے بغیر تو چارہ ہی نہیں-

حنفی : حدیث تو ہم بھی مانتے ہیں-

محمدی : صرف مانتے ہی ہیں- عمل نہیں کرتے- اگر عمل کرتے ہوتے تو اہلحدیث ہوتے- آدمی مانتا بہت سوں کو ہے لیکن منسوب اسی کی طرف ہوتا ہے جس سے زیادہ تعلق ہو- ماننے کو مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں لیکن عیسائی نہیں کہلاتے، کیونکہ ان کی شریعت پر عمل نہیں کرتے- مرزائی کہنے کو تو محمد ﷺ کو بھی مانتے ہیں لیکن کہلاتے احمدی [1] ہی ہیں کیونکہ ان کا اصل تعلق مرزا غلام احمد سے ہے جو ان کا نبی ہے محمد ﷺ سے نہیں- ماننے کو آپ حدیث کو بھی مانتے ہیں اور امام شافعی کو بھی، لیکن نہ اہلحدیث کہلاتے ہیں نہ شافعی، بلکہ حنفی کہلاتے ہیں- کیونکہ آپ کا اصل تعلق امام ابو حنیفہ اور ان کی فقہ سے ہے- نہ حدیث سے ہے نہ امام شافعی سے- ماننے کو ہم بھی اماموں کو مانتے ہیں لیکن منسوب صرف محمد ﷺ کی طرف ہی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی پیروی کرتے ہیں اور ان سے ہی زیادہ تعلق ہے-

حنفی : حضور ﷺ کو تو سب مانتے ہیں- حضور ﷺ کے بعد آپ کا کوئی امام نہیں؟

محمدی : حضور ﷺ کے بعد بھی کسی امام کی ضرورت ہے-

حنفی : زندگی متحرک ہے نت نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں- آخر وہ کس سے لیتے ہیں؟

محمدی : حضور ﷺ سے لیں-

حنفی : ان سے اب کیسے؟ وہ اب کہاں ہیں؟

---

1- گو مرزائیوں کا اپنے آپ کو "احمدی" کہلوانا یکسر غلط ہے- وہ مرزائی، قادیانی یا غلام احمدی کہلوا سکتے ہیں- تاہم ہمیں انہیں مرزائی یا قادیانی ہی کہنا لکھنا اور بولنا چاہیے-

# 5

محمدی : آپ حیات النبی ﷺ کے قائل نہیں؟

حنفی : حیات النبی ﷺ کا تو میں ضرور قائل ہوں۔

محمدی : پھر امام کی کیا ضرورت؟ جو لینا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیں۔

حنفی : وہ اب کیا دیتے ہیں؟

محمدی : اگر کچھ دیتے نہیں تو حیات النبی ﷺ کیسی اور اس کا فائدہ کیا؟

حنفی : حیات کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اب کچھ دیتے لیتے ہیں۔

محمدی : پھر حیات کا اور کیا مطلب ہے؟

حنفی : حیات کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ سلام سنتے ہیں۔

محمدی : کیا وہ صرف سلام سننے کے لیے حیات ہیں۔ یہ حیات کیسی کہ ان کے عاشق ان کی آنکھوں کے سامنے شرک و بدعت کریں اور وہ چپ پڑے ان کو گمراہ ہوتا دیکھتے رہیں اور سلام سنتے رہیں۔ کیا وہ سلام سننے کے لیے دنیا میں آئے تھے یا شرک و بدعت کو مٹانے اور دین سکھانے کے لیے۔

حنفی : دین تو وہ سکھا کر گئے تھے۔ اب کیا سکھانا ہے؟

محمدی : اگر وہ دین سکھا گئے تھے تو پھر امام کی کیا ضرورت؟

حنفی : زندگی میں نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کا حل امام ہی پیش کر سکتا ہے۔ اس لیے امام کا ہونا ضروری ہے۔

محمدی : آج کل آپ کا امام کون ہے؟ جو آپ کے پیش آمدہ مسائل حل کرتا ہے۔

حنفی : ہمارے امام تو امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔

محمدی : وہ کب پیدا ہوئے؟

حنفی : ۸۰ھ میں، یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ستر سال بعد۔

محمدی : کیا ان کے بارے میں بھی آپ کا عقیدہ حیات النبی ﷺ کی طرح حیات الامام کا ہے۔

حنفی : نہیں وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔

محمدی : ان کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا؟

حنفی : تقریباً ساڑھے بارہ سو سال۔

محمدی : جب آپ امام کو حیات بھی نہیں سمجھتے اور حضور ﷺ کو حیات سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ اور امام کی وفات میں کوئی زیادہ لمبا عرصہ بھی نہیں تو پھر یہ کیا بات کہ امام کی فقہ تو زندگی کے مسائل حل کر لے اور حضور ﷺ کی فقہ فیل ہو جائے اور یہ کام نہ کر سکے۔

حنفی : امام صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اصول دین کو سامنے رکھ کر فقہ کی ایسی تدوین کی کہ لاکھوں مسائل ایک جگہ جمع کر دیئے جو رہتی دنیا تک کام آئیں گے۔

محمدی : حضور ﷺ نے یہ کام کیوں نہ کیا۔ آخر اس کی کیا وجہ کہ حضور ﷺ کا پیش کردہ دین تو صرف سو سال تک کام دے سکا۔ لیکن امام صاحب نے دین کو ایسے انداز سے پیش کیا کہ آج تک کام دے رہا ہے بلکہ قیامت تک کام دیتا رہے۔ گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ حضور ﷺ کے تو سو سال بعد ہی امام کی ضرورت پڑ گئی جو زندگی کے بڑھتے ہوئے مسائل کا حل پیش کرے۔ لیکن اس امام کے بعد تیرہ سو سال ہو گئے، آج تک کسی امام یا نبی کی ضرورت پیش نہ آئی۔ وہی امام وہی فقہ کام دے رہے ہیں اور آپ اسی کے نام پر حنفی چلے آ رہے ہیں۔ اگر امام صاحب ایسے ہی تھے جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے تو ان کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جگہ نبی ہونا چاہیے تھا تاکہ اختلافات ہی نہ ہوتے۔ نہ محمدی ﷺ حنفی کا جھگڑا ہوتا نہ اماموں کا چکر ہوتا۔ شافعی، مالکی، حنبلی کا مسئلہ بھی ختم ہوتا۔ سب ایک ہوتے اور حنفی ہوتے۔ اب عجیب بات یہ ہے کہ حیات النبی ﷺ آپ لوگ حضور ﷺ کو بتاتے ہیں اور مسئلے امام صاحب کے مانتے ہیں۔ کلمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور حنفی بن کر پیروی امام ابو حنیفہ ؒ کی کرتے ہیں۔

حنفی : آپ لوگ حیات النبی ﷺ کے قائل کیوں نہیں؟

محمدی : اگر حضور ﷺ حیات ہوں تو ہم حیات النبی ﷺ کے قائل ہوں۔ اس عقیدے کا کوئی فائدہ ہو تو ہم اس کے قائل ہوں۔ جب آپ لوگ حنفی

بن گئے تو حیات النبی ﷺ کا عقیدہ کہاں رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جو حیات النبی ﷺ کے قائل ہیں تو صرف رسمی طور پر قائل ہیں۔ دل و عقل سے آپ بھی اس کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اگر آپ لوگ اسے صحیح سمجھتے ہوتے تو کبھی حنفی نہ بنتے آپ کا حضور ﷺ کے بعد حنفی بن جانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ حضور ﷺ کو زندہ نہیں سمجھتے۔ ورنہ کون ایسا بدبخت ہے جو نبی کی زندگی میں امام اور پیر پکڑتا پھرے۔ آپ جو امام اور پیر پکڑتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ حضور ﷺ کو یا زندہ نہیں سمجھتے یا کافی نہیں سمجھتے۔

حنفی : آپ لوگ حضور ﷺ کی حیات کے بالکل قائل نہیں؟

محمدی : ہم لوگ حضور ﷺ کی برزخی حیات کے قائل ہیں۔ دنیوی حیات کے قائل نہیں۔

حنفی : اس کا کیا مطلب؟

محمدی : یہی کہ دنیا میں آپ خود زندہ نہیں بلکہ آپ کی نبوت زندہ ہے۔ برزخ میں اللہ کے ہاں آپ خود زندہ ہیں۔

حنفی : دنیا میں اگر حضور ﷺ زندہ نہیں تو لوگ ان سے دین کیسے لیتے ہیں؟

محمدی : جس امام کو آپ پکڑے ہوئے ہیں وہ کیا دنیا میں ہے؟

حنفی : دنیا میں تو وہ بھی نہیں۔

محمدی : پھر آپ اس سے مسئلے کیسے لیتے ہیں۔

حنفی : ان کی تو کتابیں موجود ہیں۔

محمدی : تو کیا حضور ﷺ کی حدیث موجود نہیں؟

حنفی : کتابیں تو اماموں نے خود لکھی ہیں۔ لیکن حدیث تو حضور ﷺ نے خود نہیں لکھی۔ اس کو تو لوگوں نے بعد میں ہی جمع کیا ہے۔

محمدی : فقہ حنفی جس کو آپ مانتے ہیں۔ وہ کونسی امام صاحب نے خود لکھی ہے۔ وہ بھی تو لوگوں نے ہی جمع کی ہے۔ اور وہ بھی بغیر سند کے۔ پھر جیسے فقہ آپ تک پہنچ گئی حدیث ہم تک پہنچ گئی۔ آپ جیسے اپنے امام کی فقہ کو فقہ حنفی

کہتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ یقین کے ساتھ ہم حدیث کو حدیث رسول ﷺ کہتے ہیں۔ کیونکہ فقہ آپ لوگوں تک بغیر سند کے پہنچی ہے اور حدیث ہم لوگوں تک پوری سند کے ساتھ پہنچی ہے۔ اس کے علاوہ حدیث دین ہے، اللہ اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ کسی امام کی فقہ کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار نہیں۔

حنفی : اللہ فقہ کا ذمہ دار کیوں نہیں؟

محمدی : اس لیے کہ فقہ لوگوں کی رائے کو کہتے ہیں جو غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، فقہ اللہ کی وحی نہیں ہوتی جو صحیح ہی ہو۔ فقہ ہر امام اور فرقے کی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ حدیث رسول ﷺ کی ہوتی ہے اور سب کے لیے ایک ہوتی ہے۔ فقہ بدلتی رہتی ہے۔ حدیث بدلتی نہیں۔ لہٰذا حدیث دین ہے۔ فقہ دین نہیں۔ اسی لیے اللہ فقہ کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔

حنفی : کیا سچ مچ ہی فقہ حنفی امام صاحب نے خود نہیں لکھی۔

محمدی : کسی حنفی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر کوئی ثابت کر دے تو ..........

حنفی : مان لیا کہ حدیث رسول ﷺ کی ہے، لیکن حدیث کو ہر کوئی سمجھ تو نہیں سکتا۔

محمدی : کیا فقہ کو ہر کوئی سمجھ لیتا ہے؟

حنفی : فقہ تو بہت آسان ہے۔

محمدی : کیا بغیر پڑھے آجاتی ہے؟

حنفی : نہیں پڑھنی تو پڑتی ہے۔

محمدی : پھر کیا حدیث پڑھنے سے نہیں آتی۔

حنفی : آ تو جاتی ہے لیکن اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ حدیثوں میں اختلاف بہت ہے۔ حدیثوں کا سمجھنا تو امام ہی کا کام ہے۔

محمدی : یہ سب دشمنان رسول ﷺ کی اڑائی ہوئی باتیں ہیں، ورنہ حدیثوں میں اختلاف کہاں؟ اختلاف تو فقہ میں ہوتا ہے جو نام ہی اقوال و آراء کا ہے۔ جو ہے ہی مظنہ اختلاف۔ حدیث تو رسول ﷺ کے قول و فعل کو کہتے

ہیں- جس میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- کیونکہ دین ہونے کی وجہ سے اللہ اس کا ذمہ دار ہے-

حنفی : فقہ میں بھی اختلاف ہے؟

محمدی : فقہ میں تو اتنا اختلاف ہوتا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں- بڑے ضروری اور اہم مسائل میں بھی اختلاف ہے- مثلاً مستعمل پانی کو ہی لے لیں- جس سے ہر وقت واسطہ پڑتا ہے- کوئی پاک کہتا ہے، کوئی پلید، کوئی کم پلید کوئی زیادہ پلید-

حنفی : یہ تو عالموں کی رائے کا اختلاف ہوگا- امام صاحب کا فیصلہ کیا ہے؟

محمدی : امام صاحب کے ہی تو مختلف قول ہیں- امام محمد کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ استعمال شدہ پانی خود پاک ہے- دوسری چیز کو پاک نہیں کر سکتا- امام صاحب کا دوسرا قول یہ ہے کہ مستعمل پانی پلید ہے- امام حسن کی روایت میں نجاست غلیظہ ہے اور امام ابو یوسف کی روایت میں نجاست خفیفہ-

منیۃ المصلی میں گھوڑے کے جوٹھے کے بارے میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے اس سلسلے میں چار روایتیں ہیں:

ایک روایت میں نجس، ایک روایت میں مشکوک، ایک روایت میں مکروہ اور ایک روایت میں پاک- بتائیے اب حنفی مقلد کدھر جائے، کس کو صحیح سمجھے؟

حنفی مولوی حدیث سے تو متنفر کرتے ہیں اختلاف کا ہوا دکھا کر اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے گھر میں کیا ہو رہا ہے- ان لوگوں کی تو یہ مثال ہے فرمن المطر وقام تحت للمیزاب "بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا-" حدیث کو تو چھوڑا اس لیے کہ اس میں اختلاف ہے، حالانکہ اس میں اختلاف نہیں، اور پھنس گئے جا کر اختلاف کی دلدل یعنی فقہ میں-

حنفی : آپ لوگ ہماری طرح کسی ایک امام کو نہیں پکڑتے؟

محمدی : نہیں- اولاً اس لیے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو پکڑنے کی ضرورت

نہیں۔

ثانیاً، نبی ﷺ کے بعد کوئی ایسا معصوم نہیں جس سے غلطی نہ ہو۔ اگر ہم کسی ایک کو پکڑیں گے، اور غلطی میں بھی اس کی پیروی کریں گے، تو گمراہ ہو جائیں گے۔ امام تو شاید اپنی اجتہادی غلطی کی وجہ سے بخشا جائے لیکن ہم مارے جائیں گے۔

ثالثاً، حضور ﷺ کے بعد کوئی ایسا کامل نہیں کہ جس کو پکڑ کر سارے کام چل جائیں۔ حنفی بننے کے بعد ماتریدی بننا پڑتا ہے۔ پھر کبھی قادری، کبھی چشتی، کبھی سہروردی، کبھی نقشبندی۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی ایسا نہیں کہ ایک کو پکڑ کر گزارہ ہو۔ در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

رابعاً، ایک کو پکڑنے سے باقی اماموں کا انکار لازم آتا ہے۔ ایک کو پکڑنے سے فرقے پیدا ہوتے ہیں۔ دین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں، ایک کے چار ٹکڑے ایسے ہی تو ہو گئے۔ قرآن کہتا ہے کہ ولا تفرقوا "فرقے فرقے نہ ہو۔" ولا تکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ (الروم۔ ۳۱۔ ۳۲) جو فرقے بنا لیتے ہیں وہ مشرک ہو جاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی ایک کو پکڑنا دین کو برباد کرنے اور خود کو مشرک بنانے کے مترادف ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

حنفی : آپ کا فرقہ کب سے بنا ہے؟

محمدی : ہمارا فرقہ بنا نہیں۔ فرقہ تو وہ بنتا ہے جو اصل سے کٹتا ہے اور حضور ﷺ کے بعد کسی ایک کو امام پکڑ کر اپنا نام اس کے نام پر رکھتا ہے، پھر اس کی تقلید کرتا ہے۔ ہم تو اصل ہیں یعنی اہلحدیث اور اسی وقت سے ہیں جب سے حدیث ہے، اور حدیث اس وقت سے ہے جب سے رسول کریم ﷺ ہیں۔ ہم حضور ﷺ کے بعد کسی کو نہیں پکڑتے کہ اس کی تقلید کر کے فرقہ بنیں۔ ہم فرقہ نہیں، ہم اصل ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہیں اور ان کی حدیث پر عمل پیرا ہیں۔

حنفی : آپ ہماری طرح اہل سنت کیوں نہیں؟

محمدی : آپ اہل سنت کہاں آپ تو حنفی ہیں- اہل سنت تو ہم ہیں جو حنفی، شافعی کچھ نہیں- صرف اہل سنت ہیں-

حنفی : آپ تو کہتے ہیں ہم اہلحدیث ہیں-

محمدی : اہلحدیث اور اہل سنت میں کچھ فرق نہیں- اصل اہل سنت اہلحدیث ہی ہوتے ہیں-

حنفی : آپ اہلحدیث کیوں ہیں؟

محمدی : تاکہ حنفی اہل سنت اور اصلی اہل سنت میں فرق ہو جائے- اصلی اہل سنت وہ ہوتا ہے جو صرف سنت رسول ﷺ کا پابند ہو- کسی امام کا مقلد نہ ہو- وہ سنت اسے سمجھتا ہے جو صحیح حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہو- اس کے نزدیک حدیث رسول ﷺ ہی سنت کا معیار ہے- حدیث سے ہی ہر مسئلہ میں وہ تمسک کرتا ہے- اسی لیے اسے اہلحدیث کہتے ہیں- جب اسلام سنت رسول ﷺ کا نام ہے اور سنت رسول ﷺ بغیر حدیث رسول ﷺ کے مل ہی نہیں سکتی تو اہل سنت بغیر اہل حدیث کے ہو ہی نہیں سکتا- حنفی اہل سنت وہ ہے جو شیعہ کے مقابلے میں تو اہل سنت والجماعۃ ہوتا ہے- کیونکہ یہ سنت اور جماعت صحابہ کو ماننے کا دعویدار ہے اور وہ منکر ہیں- لیکن عملاً یہ اہل سنت نہیں ہوتا، بلکہ حنفی ہوتا ہے- کیونکہ امام ابو حنیفہ کی تقلید کرتا ہے اور اہل سنت کی تعریف میں کسی امام کی تقلید کرنا بالکل شامل نہیں- اہل سنت اسے کہتے ہیں جو سنت رسول ﷺ پر چلے اور حنفی اسے کہتے ہیں جو فقہ حنفی پر چلے- اب دونوں کو ایک ثابت کرنے کے لیے سنت رسول ﷺ اور فقہ حنفی کو ایک ثابت کرنا ضروری ہے جو کہ قریباً ناممکن ہے- جب سنت رسول ﷺ اور فقہ حنفی ایک ثابت نہیں ہو سکتے تو اہل سنت اور حنفی بھی ایک نہیں ہو سکتے- ان میں فرق ضرور رہے گا-

حنفی : میں سمجھتا ہوں فرق تو ان میں کوئی خاص نہیں-

محمدی : فرق تو اہل سنت اور اہلحدیث میں نہیں- دونوں ایک ہیں کیونکہ سنت بھی

رسول ﷺ کی اور حدیث بھی رسول ﷺ کی۔ حنفی اور اہل سنت میں تو بہت فرق ہے۔

حنفی : کیا فرق ہے؟

محمدی : یہی کہ حنفیت امتیوں کی بنائی ہوئی ہے اور سنت نبی ﷺ کی۔ جو فرق نبی اور امتی میں ہے وہی فرق حنفی اور اہل سنت میں ہے۔ حنفی اہل سنت وہ ہے جس کی قومیت تو اہل سنت ہے لیکن اس کا گوت (خاندان) حنفی ہے۔ جس کی نسبت سے اب وہ اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے۔ حنفی اہل سنت قدیمی آباؤ اجداد کی وجہ سے اہل سنت کہلاتا ہے اور انتساب جدید کی وجہ سے حنفی۔ یعنی اصل و نسل کے اعتبار سے تو وہ اہل سنت ہے۔ لیکن اپنے کسب کے لحاظ سے حنفی ہے۔ ظاہر ہے کہ مذہب کوئی نسلی قسم کی چیز نہیں کہ باپ کے بعد بیٹے کا بھی وہی ہو۔ مذہب تو اپنا کسب ہے۔ اپنی پسند ہے جو آپ کے عقائد و اعمال ہیں وہی آپ کا مذہب ہے۔ کوئی آدمی اس وجہ سے اہل سنت نہیں کہلا سکتا کہ اس کے بزرگ اہل سنت تھے۔ اہل سنت تو وہی ہو سکتا ہے جو خود اہل سنت ہو۔ یعنی سنت رسول ﷺ پر چلے۔ اہل سنت وہ نہیں ہو سکتا۔ جو خود تو بدعتیں کرے۔ حنفیت اور بریلویت کو اپنائے اور پدرم سلطان بود کی وجہ سے اہل سنت کہلائے۔ اہل سنت مذہب ہے قوم نہیں۔ مذہب بدلتا رہتا ہے، قوم بدلتی نہیں۔ مذہب کا تعلق عمل سے ہے قوم سے نہیں۔ جو آپ کا عمل ہوگا وہی آپ کا مذہب ہوگا۔ اگر عمل سنت ہے تو مذہب اہل سنت ہے۔ اگر عمل کسی پیر فقیر امام، ولی کی پیروی ہے تو مذہب اسی کا ہے جس کی پیروی ہے۔ حنفی بریلوی، اہل سنت کا اپنے آپ کو اہل سنت کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آج کل کے اکثر مسلمانوں کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا۔ وہ اسلام کی حقیقت سے بالکل واقف نہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک مسلمان ایک قوم ہے جو کبھی بدلتی نہیں۔ وہ اسلام کے منافی جو مرضی کرتے رہیں ان کی مسلمانی

میں فرق نہیں آتا- آج کل کتنے مسلمان ہیں کہ موروثی مذہب ان کا اسلام ہے لیکن ذاتی مذہب ان کا سوشلزم ہے اور وہ اپنے آپ کو سوشلسٹ مسلمان کہتے ہیں- حالانکہ اسلام کا کوئی ایڈیشن یا کوئی قسم از قسم سوشلزم و جمہوریت نہیں- ویسے ہی شافعیت و حنفیت بھی اسلام کی قسمیں نہیں- سوشلزم ہو یا جمہوریت، حنفیت ہو یا شافعیت، دیوبندیت ہو یا بریلویت، یہ سب اسلام میں اضافے ہیں جن کا اسلام بالکل متحمل نہیں- اسلام ایک خالص دودھ ہے جو نہ ازموں کی پلید ملاوٹ کا روا دار ہے، نہ اماموں کی پاک آمیزش کا- دودھ میں پاک پانی ملے یا پلید، دودھ خالص نہیں رہتا- دودھ اس وقت تک دودھ ہے جب تک وہ خالص ہے- جونہی اس میں کوئی ملاوٹ ہوئی، پاک یا پلید وہ ملاوٹی ہو گیا- اسی طرح اہل سنت جو کہ خالص اسلام ہے اسی وقت تک اہل سنت ہے جب تک وہ صرف اہل سنت ہے- جونہی وہ حنفی، بریلوی یا کسی اور قسم کا اہل سنت بنا ملاوٹی ہو گیا- اصلی نہ رہا اور اللہ بغیر اصلی کے کبھی قبول نہیں کرتا-

حنفی : آپ جو مرضی کہیں عوام تو حنفیوں خاص کر بریلویوں کو ہی اہل سنت مانتے ہیں-

محمدی : عوام کو نہیں دیکھا کرتے، عوام تو کالانعام ہوتے ہیں- دیکھا تو حقیقت کو کرتے ہیں کہ حنفی بریلوی کی حقیقت کیا ہے اور اہل سنت کی کیا- اہل سنت کی حقیقت یہ ہے کہ وہ سنت رسول ﷺ کا پابند ہو- بدعات کے قریب نہ جائے- حنفی بریلوی وہ ہے جو حنفیت و بریلویت کا پابند ہو جو بذات خود بدعتیں ہیں- اب جس کی ذات ہی بدعت ہو وہ اہل سنت کیسے ہو سکتا ہے- رہ گیا عوام کا کہنا یا خود ان کا اہل سنت کہلانا تو یہ "عرفا ہے- عرف کے لیے ضروری نہیں کہ وہ حقیقت بھی ہو- عرف عام میں تو ہر کلمہ گو کو مسلمان کہہ دیتے ہیں- اور ہر داڑھی والے کو صوفی اور مولوی- مشرک ہو یا موحد- حنفی ہو یا شیعہ، ضروریات دین کا قائل ہو یا منکر- حتیٰ کہ مرزائی بھی آج تک عرف عام میں مسلمان ہی شمار ہوتے رہے ہیں- تو کیا یہ

حقیقت ہے؟ کیا واقعی ہر کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے خواہ اس کے عقائد و اعمال کچھ ہی ہوں؟ اگر یہ صحیح ہے تو مرزائی کافر کیوں؟ کیا اس کا وہی کلمہ نہیں جو سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ جب عقیدے کی خرابی سے مرزائی مسلمان نہیں رہ سکتا تو شرک و بدعت کرنے والا اہل سنت کیسے ہو سکتا ہے؟ حنفی بریلوی جو اہل سنت مشہور ہیں تو وہ صرف شیعہ کی وجہ سے کیونکہ شیعہ کے مقابلے میں سب ہی اہل سنت ہیں۔ بریلویوں کی چونکہ اکثریت ہے۔ اس لیے وہ اس نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ لیکن شیعہ کے اہل سنت کہنے سے بریلوی اہل سنت نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہندوؤں اور انگریزوں کے کہنے سے مرزائی مسلمان نہیں ہو سکتے۔ کوئی چیز کیا ہے، اس کے لیے اس کی حقیقت کو دیکھا جاتا ہے نہ کہ عوام کالانعام کو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

حنفی : بریلوی صرف شیعہ کے کہنے سے ہی اہل سنت نہیں۔ اہل سنت ہونے کے تو وہ خود بھی زبردست دعویدار ہیں۔

محمدی : زبردست نہیں بلکہ زبردستی دعوے دار ہیں۔ صرف دعوے سے کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی منہ کرے بریلی کو اور قبلہ کہے کعبے کو۔ راستہ چلے کوفے کا اور دعویٰ کرے مدینے کا تو اسے کون سچا کہے گا۔ زبردست دعویٰ تو مرزائی بھی کرتے ہیں۔ کیا وہ مرزائی رہتے ہوئے اپنے دعوے سے مسلمان ہو سکتے ہیں۔

حنفی : آپ کا بھی تو دعویٰ ہی ہے کہ ہم اہل سنت ہیں۔

محمدی : دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کیونکہ ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں اور انہی کو اپنا امام و ہادی، اور پیر و مرشد سمجھتے ہیں۔ ان کے سوا کسی کی طرف منسوب نہیں ہوتے ہم بھی اہل سنت نہ ہوتے اگر آپ کی طرح کسی امام کے مقلد ہوتے۔ اور اس کے نام پر اپنی جماعت کا نام رکھتے۔

حنفی : آپ کو بھی تو وہابی کہتے ہیں؟

محمدی : وہابی تو آپ ہمیں بناتے ہیں- ورنہ ہم وہابی کہاں؟

حنفی : ہمیں آپ کو وہابی بنانے کی کیا ضرورت؟

محمدی : تاکہ ایک حمام میں سارے ہی ننگے ہوں- یعنی سارے ہی مقلد ہوں تاکہ ایک دوسرے کو طعنہ نہ دے سکیں-

حنفی : مقلد ہونا بھی کوئی طعنہ ہے-

محمدی : زبردست- لیکن اگر کوئی سمجھے تو!

حنفی : طعنہ کیسے؟

محمدی : مقلد تو انسان کو جانور کہنے کے مترادف ہے کیونکہ تقلید جانور کے گلے میں پٹہ ڈالنے کو کہتے ہیں- یہ فعل جانوروں کے لیے ہے- یہی وجہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس لفظ کو انسانوں کے لیے کبھی استعمال نہیں کرتے- قرآن و احادیث میں یہ لفظ صرف جانوروں کے لیے آتا ہے-

حنفی : آپ تقلید کسی کی بھی نہیں کرتے-

محمدی : جب تقلید ہے ہی جانوروں کے لیے انسانوں کا یہ فعل ہی نہیں تو ہم تقلید کسی کی بھی کیوں کریں؟

حنفی : سنا ہے تقلید کے بغیر تو گزارہ ہی نہیں تقلید تو ہر کوئی کرتا ہے- تقلید تو آپ بھی کرتے ہیں- ماں باپ کی بھی اور استاد کی بھی-

محمدی : اگر اسی کا نام تقلید ہے اور وہ ہم بھی کرتے ہیں تو آپ ہمیں غیر مقلد کیوں کہتے ہیں؟ اگر ماں باپ یا استاد کی بات ماننا بھی تقلید ہے تو آپ اپنے امام کو مقلد کیوں نہیں کہتے- آپ کیوں کہتے ہیں کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا- کیا اس کے ماں باپ نہیں ہوتے یا وہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار نہیں ہوتا- یہ سب مقلدین کے مولویوں کی تلبیس ابلیس ہے- ورنہ تقلید جو مابہ النزاع ہے یہ نہیں-

حنفی : آپ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی بھی تقلید نہیں کرتے؟

محمدی : جب اللہ کے رسول ﷺ نے تقلید کے لیے کہا ہی نہیں تو رسول ﷺ کی تقلید کیسے ہو سکتی ہے- ویسے بھی تقلید اس آدمی کی بات ماننے کو کہتے

ہیں جس کی بات شرعی دلیل نہ ہو- جب رسول ﷺ کا ہر قول و فعل شریعت ہے تو رسول ﷺ کی تقلید نہیں ہو سکتی- تقلید سے تو اللہ ہر انسان کو بچائے یہ تو بہت بڑی لعنت ہے- اس سے بڑی ذلالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی اپنے گلے میں کسی ایسے کا رسہ ڈالے جو جانے نہ پہچانے اور نہ کسی کام آئے- نہ پکڑانے میں نہ چھڑانے میں-

حنفی : ہم اپنے امام کو نہیں جانتے؟

محمدی : آپ کو کس نے بتایا ہے کہ یہ آپ کا امام ہے، اسے پکڑ لو- اس کا رسہ اپنے گلے میں ڈال لو- یہ آپ کو پار لگائے گا- یہی پکڑائے گا یہی چھڑائے گا- اللہ کا رسول ﷺ جس کو اللہ نے امام مقرر کیا ہے، جس کا کلمہ پڑھوایا ہے- جس کی سنت کو اپنا قانون ٹھہرایا ہے اور قانون بھی ایسا کہ وہی پکڑائے گا وہ چھڑائے گا، اس کی تو تقلید نہ ہو اور اپنے گھر کے بنائے ہوئے امام کی تقلید ہو جو قیامت کو نہ جانے نہ پہنچانے کہ کون میرا کون غیر؟

حنفی : جب آپ کسی کی تقلید بالکل نہیں کرتے تو پھر آپ کو وہابی کیوں کہتے ہیں-

محمدی : یہی بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ حنفی لوگ ہمیں ایک طرف تو غیر مقلد کہتے ہیں اور دوسری طرف وہابی- حالانکہ اگر کوئی غیر مقلد ہو تو وہابی کیسا- اگر وہابی ہو تو غیر مقلد کیسا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ جتنے اہل بدعت ہیں وہ اہلحدیث سے بہت بغض اور حسد رکھتے ہیں- اسی حسد میں وہ ان کے طرح طرح کے نام رکھتے ہیں- خواہ ان ناموں سے ان کی اپنی حماقت ہی ظاہر ہوتی ہو- یہی حال مخالفین کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھا- وہ بھی ان کے مختلف نام رکھتے تھے- کبھی ساحر کہتے، کبھی شاعر- کبھی کاہن کہتے، کبھی مجنون، کبھی صادق و امین کہتے، کبھی کذاب و مفتری ....
اسی لیے اللہ نے فرمایا انظرکیف ضربوا لک الامثال فضلوا افلایستطعون سبیلا ان حاسدین کو دیکھو یہ کیسے آپ کے الٹے سیدھے نام رکھتے ہیں- بغض و حسد میں ایسے کور باطن ہو رہے ہیں کہ ان

کو صحیح بات سوجھتی ہی نہیں۔

## اہلحدیث - پیر عبدالقادر جیلانی کی نظر میں

اب آپ شاہ عبدالقادر جیلانی کا بیان حق نشان بھی سنیں جو ہمارے حق میں زبردست شہادت ہے۔ وہ اپنی کتاب غنیتہ الطالبین ص ۲۹۴ پر فرماتے ہیں:

"اعلم ان لاهل البدع علامات يعرفون بها فعلامته اهل البدعته الوقيعته في اهل الاثر۔ الخ

"بدعتیوں کی بہت سی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ بڑی علامت ان کی یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو برا بھلا اور سخت سست کہتے ہیں اور یہ سب اس عصبیت اور بغض کی وجہ سے ہے جو ان کو اصل اہل سنت سے ہوتا ہے۔ اہل سنت کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اہلحدیث ہے۔""

شاہ عبدالقادر جیلانی کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ جو اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہیں وہ بدعتی ہیں اور جو بدعتی ہوں وہ اہل سنت نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ

(۱) اہلحدیث کو برا بھلا کہنے والے اہل سنت نہیں ہو سکتے۔

(۲) جو اہلحدیث کے الٹے سیدھے نام رکھتے ہیں، کبھی وہابی کہتے ہیں، کبھی غیر مقلد، وہ سب بدعتی ہیں اور بدعتی اہل سنت نہیں ہو سکتے۔

(۳) اہل سنت صرف اہلحدیث ہیں۔ باقی زبردستی کے دعویدار ہیں۔

(۴) جب شاہ جیلانی ناجی (نجات پانے والا) جماعت صرف اہل سنت کو قرار دیتے ہیں۔ اور وضاحت فرماتے ہیں کہ اہل سنت صرف اہلحدیث ہوتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وہ خود بھی اہلحدیث تھے۔

(۵) جب شاہ جیلانی اہلحدیث تھے اور تھے بھی پیر کامل۔ مسلم عندالکل تو معلوم ہوا کہ اہلحدیثوں میں بڑے بڑے ولی گزرے ہیں۔

(۶) جاہل عالموں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہلحدیث کوئی ولی نہیں ہوا۔

(۷) جب ناجی فرقہ اہل سنت ہیں۔ اور اہل سنت صرف اہل حدیث ہیں اور ولی کا ناجی ہونا ضروری ہے تو ثابت ہوا کہ ولی صرف اہلحدیث ہی ہو سکتا ہے۔

(۸) جب ولی صرف اہلحدیث ہی ہو سکتا ہے تو ثابت ہوا کہ جتنے ولی گزرے ہیں وہ سب اہلحدیث تھے۔

(۹) جو اہلحدیث نہیں تھا۔ وہ ولی بھی نہیں تھا، خواہ جہلاء نے اسے ولی مشہور کر رکھا ہو۔

(۱۰) نجات کے لیے بھی اور ولی بننے کے لیے بھی اہل حدیث ہونا ضروری ہے۔ جو اہلحدیث نہ ہو ولی بننا تو درکنار، اس کی نجات کا مسئلہ بھی خطرے میں ہے۔

حنفی : آپ نے تو مجھے بہت ڈرا دیا؟

محمدی : آپ خوش قسمت ہیں جو ڈر گئے۔ ورنہ کتنے لوگ ہیں جن کو اپنی نجات کی فکر نہیں۔ صرف فرقہ پرستی میں بدمست ہیں اور اس کی حمایت کو ہی دین کی خدمت سمجھتے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ پہلے حق کو پہچانے، پھر اس پر پکا ہو جائے۔

حنفی : حق کا پتہ کیسے لگے ہر ایک ہی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے۔

محمدی : حق تو نبی ﷺ کی سنت کو کہتے ہیں اور اسی پر چلنا راہ نجات ہے۔

حنفی : کہتا تو ہر ایک یہی ہے کہ میں حق پر ہوں۔ یہ پتہ کیسے لگے کہ کون حق پر ہے؟

محمدی : جو دین میں ملاوٹ نہ کرے، وہ حق پر ہے۔ اس اصول سے آپ ہر ایک کو جانچ سکتے ہیں۔ دنیا میں ہر فرقے نے نبی ﷺ کے بعد اپنے آپ کو کسی نہ کسی کی طرف منسوب کر رکھا ہے اور یہ اس کے ملاوٹی ہونے کی دلیل ہے۔ اہل حدیث ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کسی طرف منسوب نہیں ہوتے، صرف نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں جو حدیث سے ثابت ہو۔

حنفی : سنت کا کیا مطلب ہے؟

محمدی : ماسنہ رسول اللہ ﷺ - جو راستہ رسول کریم ﷺ نے امت کے لیے مقرر کیا ہو، اسے سنت کہتے ہیں اور اس پر چلنے والے کو اہل سنت۔

حنفی : سنت رسول ﷺ کا پتہ کیسے اور کہاں سے لگتا ہے؟

محمدی : حدیث پڑھنے سے اور حدیث کے عالموں سے پوچھنے سے۔

حنفی : حدیث کے تو سب ہی عالم ہوں گے۔

محمدی : حدیث کے عالم تو اصل میں اہلحدیث ہی ہوتے ہیں۔ اوروں کو اول تو حدیث آتی نہیں۔ اگر آ جائے تو ان کے پاس چلتی نہیں۔ حدیث و سنت کے بارے میں کچھ دریافت کرنا ہو تو اہلحدیث عالموں سے دریافت کریں۔ فقہ کی کوئی بات پوچھنا ہو تو حنفی عالموں سے پوچھیں۔ چیز ایجنسی سے ہی اچھی ملتی ہے۔

حنفی : حدیثیں کون کون سی معتبر ہیں؟

محمدی : حدیث کی کتابوں کے کئی درجے ہیں۔ بعض اعلیٰ درجے کی بعض درمیانے درجے کی۔ بعض گھٹیا درجے کی۔ بعض بے کار سی۔ اعلیٰ درجے کی تین کتابیں ہیں، بخاری، مسلم، موطا امام مالک۔ درمیانے درجے میں ترمذی ابو داؤد، نسائی اور مسند احمد وغیرہ ہیں۔ تیسرے درجے میں طحاوی، طبرانی اور بیہقی۔ وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ تیسرے درجہ کی کتابوں میں چونکہ ہر طرح کی حدیثیں ہیں۔ اس لیے اعمال کا دار و مدار اور محدثین اور فقہا کا اعتبار صرف پہلے اور دوسرے درجے کی کتابوں پر ہے۔ چوتھے اور پانچویں درجے کی کتابیں بہت حد تک ساقط الاعتبار ہیں۔

حنفی : کتابوں کی یہ تقسیم کس نے کی ہے؟

محمدی : پہلے علماء نے۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی حجتہ اللہ پڑھ کر دیکھیں آپ کو انشاء اللہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

حنفی : اس تقسیم کو سب فرقے مانتے ہیں؟

محمدی : اہل سنت کہلانے والے سب فرقے مانتے ہیں۔

حنفی : کیا درجہ اول کی کتابوں کی تمام حدیثیں صحیح ہیں؟

محمدی : ہاں قریباً سب صحیح ہیں۔

حنفی : اللہ نے تو قرآن مجید میں مسلم نام رکھا ہے پھر آپ اہلحدیث کیوں کہلاتے

ہیں؟

محمدی : مسلم تو ہمارا ذاتی نام ہے جیسا کہ بچے کی پیدائش پر اسکا رکھا جاتا ہے لیکن اہلحدیث ہمارا وصفی نام ہے جو ہمارے طریق کار کو ظاہر کرتا ہے، آدمی کے کئی نام اس کے پیشے، مشاغل اور اس کے اوصاف کے پیش نظر پڑ جاتے ہیں۔ نہ یہ شرعاً ممنوع ہے، نہ عرفاً، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے محمد ﷺ اور احمد ﷺ ذاتی نام تھے۔ حاشر، عاقب، مقفی وغیرہ بہت سے وصفی نام تھے جو آپ کو ممتاز کرتے تھے، قرآن مجید نے عیسائیوں کو اہل انجیل کہا ہے، ولیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیه (المائدة - ۴۷) حدیث میں ہے، فاوتروا یا اهل القرآن۔ "اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔"

حنفی : کچھ بھی ہو حضور ﷺ کے زمانے میں تو یہ مسلمانوں کا نام نہیں تھا۔

محمدی : کیوں نہیں تھا۔ نام تو تھا اگرچہ مشہور نہیں تھا، جب وصفی نام یا لقب رکھنا بشرطیکہ غلط اور برا نہ ہو، جائز ہے تو اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں نہ بھی ہوتا تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ اس سے اسلام کی وضاحت ہوتی ہے، تفریق نہیں ہوتی، اہل سنت و اہلحدیث وغیرہ نام جو پہلے مشہور نہ ہوئے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ان ناموں کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نام رکھے جاتے ہیں امتیاز کے لیے۔ اس وقت سب مسلم تھے کوئی فرقہ نہیں تھا۔ سب کا طریق کار ایک ہی تھا۔ اس لیے اس وقت ان ناموں کی ضرورت نہ تھی، جب فرقہ پرستی شروع ہو گئی، تو یہ نام نمایاں ہوئے۔ جب شیعہ کا چرچہ ہوا تو اہل سنت والجماعت کا نام مشہور ہوا۔ جب اماموں کی تقلید نے زور پکڑا تو اہلحدیث کے نام کو فروغ ہوا، چونکہ اہل سنت، اہلحدیث اور محمدی وغیرہ ناموں سے اتباع رسول ﷺ اور تعلق بالرسول کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے یہ نام برے نہیں۔ صحابہ اپنے آپ کو ان ناموں سے موسوم کرتے تھے۔

حنفی : اگر وصفی اور لقبی نام رکھنا بدعت نہیں تو پھر حنفی کہلانے میں کیا ہرج ہے۔

محمدی : حنفی کہلانے میں بہت حرج ہے۔ ایک حنفی کہلائے گا تو دوسرا شافعی، اس طرح سے اسلام میں فرقے پیدا ہوں گے۔ جب ہمارا اصلی نام منجاب اللہ مسلمین ہے، تو وصفی اور لقبی نام ایسا ہونا چاہیے جو اصلی نام کا ممیز و معرف ہو، نہ کہ مقسم، حنفیت سے اسلام کی تعریف نہیں ہوتی۔ کیونکہ حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں ہے، بلکہ تفریق ہوتی ہے۔ دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ حنفی، شافعی وغیرہ فرقے اسی طرح تو پیدا ہوئے ہیں اس لیے اپنے آپ کو حنفی وغیرہ کہنا دین میں تفریق پیدا کر کے اس کو برباد کرنا ہے، نام وہ رکھنا چاہیے جو اسلام کے مترادف ہو اور وہ محمدی اہل سنت اور اہلحدیث میں ، اہلحدیث کا نام زیادہ جامع ہے کیونکہ محمدیت اور سنت رسول ﷺ کو جانچنے کا معیار صرف حدیث ہے۔ اسی حدیث کے معیار نے بتایا ہے کہ دیو بندی اور بریلوی کا اہل سنت کا دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ ان کا حدیثوں کے مطابق سنتوں پر عمل نہیں۔ اہلحدیث کا نام اس لیے بھی زیادہ جامع ہے کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے اس لیے اہل حدیث سے مراد وہ جماعت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرے۔ حنفیت کے لفظ میں قرآن و حدیث دونوں نکل جاتے ہیں صرف فقہ حنفی رہ جاتی ہے، جو خسارہ ہی خسارہ ہے۔

حنفی : ہم نے سنا ہے کہ آپ تقلید کو بھی شرک کہتے ہیں، حالانکہ تقلید کا شرک سے کیا تعلق؟

محمدی : تعلق کیوں نہیں، تقلید اور شرک کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے، شرک اگتا ہی تقلید کی سرزمین میں ہے، ہر مشرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔ اگر تقلید نہ ہو تو شرک کبھی پیدا نہ ہو، شرک پیدا ہی تقلید سے ہوتا ہے۔ شرک کو اپنی پیدائش کے لیے جس زمین اور فضا کی ضرورت ہے وہ تقلید ہی مہیا کر سکتی ہے۔ تقلید ہمیشہ جاہل بے عقل کرتا ہے۔ اور شرک بھی وہیں پایا جاتا ہے جہاں جہالت اور بے عقلی ہو، ان دونوں کے لیے ایسی فضا کی ضرورت ہے جہاں عقل کا فقدان اور اندھی عقیدت کا زور ہو، ان

دونوں کی بنیاد کسی کو حد سے زیادہ بڑا اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو چھوٹے سے چھوٹا سمجھنے پر ہے، اور یہی عبادت کا مفہوم ہے، عبادت کہتے ہیں دوسروں کو بڑے سے بڑا جان کر اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں چھوٹے سے چھوٹا سمجھنا- یہی کچھ مقلد اپنے امام سے کرتا ہے- وہ اپنے امام کو اتنا بڑا سمجھتا ہے کہ خود کو اس کے سامنے جانور سمجھتا ہے اور جانوروں کی طرح سے اس کا قلادہ گلے میں ڈالنے کو اپنی سعادت خیال کرتا ہے- پھر آہستہ آہستہ اسے اللہ کا شریک ٹھہرالیتا ہے-

حنفی : اللہ کا شریک کیسے؟

محمدی : اس طرح کہ اس کی بات کو خدائی حکم سمجھتا ہے-

حنفی : یہ شرک اور شریک ٹھہرانا کیسے ہو گیا-

محمدی : اللہ کا حق اپنے امام کو جو دیا، قرآن مجید میں ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ (الشوریٰ- ۲۱)- "کیا ان مشرکوں نے ایسے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لیے دین میں ایسے مسئلے بناتے ہیں جن کی منظوری اللہ نے نہیں دی-" اس آیت میں جس کے قول و قیاس کو دین سمجھا جائے اس کو اللہ نے اپنا شریک قرار دیا ہے، اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ عالموں کی آراء کو دین بنایا جائے- لیکن مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے گویا جو حق تشریع اللہ کا تھا وہ اپنے امام کو دیتا ہے- سور التوبہ میں تو اللہ نے صاف فرما دیا- اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ (التوبہ- ۳۱) یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے کہ آج کل کے مسلمان بگڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو رب بنا لیا- عدیؓ بن حاتم جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے تو اپنے علماء اور مشائخ کو رب نہیں بنایا تھا- آپؐ نے فرمایا کیا تم ان کے حلال کردہ کو حلال اور ان کے حرام کردہ کو حرام نہیں سمجھتے تھے، یعنی ان کی تجویزوں کو دین نہیں بنا لیتے تھے؟ انہوں نے کہا یہ بات تو تھی، آپؐ نے فرمایا یہی تو رب بنانا ہے (ترمذی)

حنفی : ہم تو اپنے امام کو رب نہیں بناتے ہم تو صرف امام بناتے ہیں؟

محمدی : رب تو وہ بھی نہیں کہتے تھے لیکن درجہ ان کو رب کا دیتے تھے اسی لیے اللہ نے اسے رب بنانا قرار دیا ہے۔ نام بدل دینے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔ حقیقت حقیقت ہی رہتی ہے، نام خواہ کچھ بھی رکھ دیا جائے، آخر آپ امام کیوں بناتے ہیں۔

حنفی : دین کے مسئلے لینے کے لیے

محمدی : یہی کام تو یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے مسلمان ہو کر تسلیم کیا۔ کیا ایسی امامت کی اسلام میں گنجائش ہے؟

حنفی : کیا قرآن مجید میں نہیں وجعلناهم ائمته یهدون بامرنا (الانبیاء۔ ۷۳)

محمدی : یہ تو انبیاء کے بارے میں ہے، نبی تو امام ہو سکتا ہے بلکہ امام ہوتا ہے کیونکہ اسے خدا امام بناتا ہے، نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا۔

حنفی : آپ کہتے ہیں نبی کے سوا امام نہیں ہو سکتا حالانکہ اسلام میں بہت بڑے بڑے آئمہ دین گزرے ہیں۔

محمدی : ائمہ دین سے مراد یہ ہے کہ وہ دینی علوم کے بڑے عالم تھے، نہ کہ قابل اطاعت تھے، جن کو دین کے مسئلے بنانے اور دینی پیروی کرانے کا حق ہو، کہ ان کے نام پر تقلیدی مذہب چلائے جائیں۔ اس قسم کی امامت کا تصور اسلام میں بالکل نہیں ہے۔ سب سے پہلے یہ عقیدہ شیعہ نے گھڑا، اہل سنت نے یہ عقیدہ ان سے لیا، شیعہ نے یہ عقیدہ عقیدۂ رسالت کو کمزور کرنے کے لیے گھڑا تھا۔ ان کے ہاں پیغمبر اور امام میں کوئی فرق نہیں، دونوں معصوم، دونوں ایک ہی چشمے اور ایک ہی ڈول سے پانی لینے والے، جیسا کہ نہج البلاغہ میں ہے لان مستقکما من قلیب و مفرغهما من ذنوب مقلد خواہ حنفی ہو یا شیعہ امامت کا تصور قریبا ایک ہی ہے۔

حنفی : شیعہ تو امام کو معصوم کہتے ہیں، ہم اپنے امام کو معصوم تو نہیں کہتے۔

محمدی : زبان سے بے شک نہ کہیں لیکن سمجھتے معصوم ہی ہیں، جبھی ان کے نام پر مذہب بنا کر حنفی کہلاتے ہیں، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اسلام میں سوائے

پیغمبر کے کوئی امام نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ کسی کو امام اعظم بنایا جائے۔

حنفی : امام تو ہم نے اس لیے بنایا ہے کہ قیامت کے روز بلایا ہی اماموں کے نام پر جائے گا۔ جیسا کہ آیت یوم ندعوا کل اناس بامامھم (بنی اسرائیل -۱۷۱) میں ہے۔

محمدی : اس آیت میں امام سے مراد نامہ اعمال ہے۔ آپ کے بنائے ہوئے امام نہیں، چنانچہ آگے وضاحت موجود ہے فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاولئک یقرئون کتابھم "ہم تمام لوگوں کو ان کے نامہ اعمال کے ساتھ بلائیں گے پھر جس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دے دیا گیا وہ اپنے نامہ اعمال کو پڑھے گا (اور خوش ہوگا) ظلم کسی پر نہ ہوگا۔" لیکن اگر امام سے مراد امام ہی لیا جائے تو وہ امام مراد نہیں جو آپ نے بنا رکھے ہیں، بلکہ امام سے مراد وہ امام ہیں جن کو اللہ نے امام بنایا ہے، یعنی انبیاء، قیامت کے روز امتوں کو ان کے انبیاء کے نام پر بلایا جائے گا۔ اے فلاں نبی کی امت آو، اے فلاں نبی کی امت آو۔ جیسا کہ قبر میں (من نبیک) سے اپنے اپنے نبی کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ پھر خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے اپنے امام بنا کر ان کی تقلید نہیں کی، بلکہ نبیوں کی پیروی کی۔ وہ اپنے نبیوں کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے، چنانچہ ابن کثیر میں ہے ھذا اکبر شرف لاصحاب الحدیث لان امامھم النبی صلی اللہ ۔" اہلحدیث کے لیے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ ان کے امام صرف نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔" وہ ان کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے، اور اماموں کے مقلدین کھڑے رہ جائیں گے، پھر وہ اپنے بنائے ہوئے اماموں کی ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔

حنفی : کیا ہمارے امام دوزخ میں جائیں گے؟

محمدی : آپ کے امام ہیں کون؟

حنفی : ہمارے امام، امام ابو حنیفہ ہیں۔

محمدی : وہ آپ کے امام کیسے؟ کیا اللہ نے ان کو امام بنایا ہے؟

حنفی : اللہ نے تو نہیں بنایا۔

محمدی : پھر کیا خود انہوں نے کہا تھا کہ میں تمہارا امام ہوں میری تقلید کرنا۔

حنفی : انہوں نے تو نہیں کہا۔

محمدی : پھر وہ آپ لوگوں کے امام کیسے بن گئے؟

حنفی : ہم جو ان کو مانتے ہیں اور اپنا امام سمجھتے ہیں۔

محمدی : آپ کے سمجھنے اور کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب تک امام اقتداء کی نیت نہ کرے وہ امام کیسے بن جائے گا۔ اگر ایسے امام بننے لگیں تو آپ کا کیا خیال ہے۔ امام ابو حنیفہ جن کو دیو بندی اور بریلوی دونوں امام مانتے ہیں، دیو بندیوں اور بریلویوں میں سے کس کو لے کر جنت میں جائیں گے، دیو بندی اور بریلوی دونوں تو جنت میں جا نہیں سکتے، کیونکہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اگر بریلوی جنت میں گئے تو دیوبندی دوزخ میں جائیں گے اور اگر دیو بندی جنت میں گئے تو بریلوی دوزخ میں جائیں گے، امام ابو حنیفہ کس کے ساتھ ہوں گے، جبکہ وہ دونوں کے امام ہیں، ایسے ہی اگر شیعہ اپنے اماموں کے ساتھ جنت میں چلے گئے تو پھر حنفی اپنے اماموں کے ساتھ کہاں جائیں گے۔ اگر حنفی اپنے اماموں کے ساتھ جنت میں چلے گئے تو شیعہ کہاں جائیں گے۔ جنت میں دونوں تو جا نہیں سکتے، کیونکہ ان میں بعد المشرقین ہے۔ اب آپ ہی بتائیں آپ کے اصول پر شیعہ امام دوزخ میں جائیں گے یا حنفی، حالانکہ امام دونوں فرقوں کے نیک اور صالح تھے، اور وہ انشاء اللہ ضرور جنت میں جائیں گے۔

حنفی : بات تو آپ کی ٹھیک ہے، یہ اماموں کا مسئلہ ہے تو یقیناً بہت بڑا چکر۔

محمدی : ایسا ہی چکر وہ ہے جس کو ہمارے مقلدین المرء مع من احبہ پڑھ کر دیا کرتے ہیں کہ ہم اپنے اماموں اور اولیاء کے ساتھ ہوں گے کیونکہ ہمیں ان سے محبت ہے اور اہلحدیث چونکہ کسی کو مانتے نہیں۔ اس لیے ان کو کسی کا بھی ساتھ نصیب نہیں ہوگا۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں اگر محبت کا معیار یہی ہے جو آپ نے سمجھا ہے تو کیا موجودہ عیسائی جو عیسیٰ علیہ السلام

کی محبت کے دعویدار ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جنت میں جائیں گے، اگر نہیں اور یقیناً نہیں، کیونکہ ان کی محبت غلط ہے، تو تبرائی شیعہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اور گیارھویں دینے والے حضرت جیلانی کو وہاں کیسے مل لیں گے، اس لیے کہ ان کی محبت غلط ہے اور پھر محبت بھی وہ فائدہ دیتی ہے جو دونوں طرف سے ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کبھی کسی ایسے سے محبت نہیں رکھیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آجانے کے بعد ان کی اتباع نہ کرے۔ ایسے ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ، شاہ جیلانی اور دیگر ائمہ و اولیاء کبھی کسی ایسے سے محبت نہیں رکھ سکتے جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی نہ کرے بلکہ شرک و بدعت کرے اور اپنی طرف سے امام بنا کر ان کی تقلید کرے۔ وہ سب جانتے ہیں کہ اطاعت صرف اللہ کے حکم کی ہے اس لیے وہ اپنی پیروی کیسے کروا سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء (الاعراف-۳) "اس کے پیچھے چلو جو اللہ نے تمہاری طرف اتارا ہے اس کا حکم مانو، اس کے حکم کو چھوڑ کر اولیاء کے پیچھے نہ جاؤ۔" اولیاء سے مراد یہاں وہ ہستیاں ہیں جن کو لوگ خود تجویز کرتے ہیں اور اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھ کر سہارا بناتے ہیں، حالانکہ سوائے پیغمبر کی پیروی کے اور کوئی ذریعہ نجات نہیں۔ دنیا میں جتنے شرک و بدعت کرنے والے ہیں، حقیقت میں ان کا پیر، ان کا امام اور ان کا ولی صرف شیطان ہے، وہ نام اللہ والوں اور اماموں کا لیتے ہیں، عبادت و پیروی شیطان کی کرتے ہیں۔ اسی لیے قرآن شیطان کی عبادت و پیروی سے بار بار منع کرتا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے لاتعبدوا الشیطن (یس-۶۰) "شیطان کی پیروی نہ کرو" ولا تتبعوا خطوت الشیطن (البقرہ ۱۶۸) "شیطان کی پیروی نہ کرو" کون ایسا ہے جو شیطان کی عبادت و پیروی کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد خود ساختہ ائمہ و اولیاء ہی ہیں، جن کے نام کا دھوکا دے کر شیطان اپنا کام کرتا ہے، قیامت کے روز جب اللہ تعالےٰ دوزخیوں کو

دوزخ میں ڈالنے کے لیے علیحدہ کرلے گا تو فرمائے گا الم عھد الیکم یا بنی ادم الا تعبدوالشیطن انہ لکم عدومبین وان اعبدونی ھذا صراط مستقیم و لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون (یسن ۶۰-۶۲) یعنی "اے انسانو! کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا بڑا دشمن ہے عبادت میری کرنا یہی سیدھا راستہ ہے لیکن تم نے پروا نہ کی، اس نے تم میں سے کتنی بھاری تعداد کو گمراہ کرلیا ہے، کیا تم بے عقل تھے جو تمہیں پتہ نہیں لگا-" اور یہ ہوتا یوں ہے کہ جب شیطان کسی کو نبی کی پیروی میں ذرا نرم دیکھتا ہے تو فوراً اس کے شکار کی کوشش کرتا ہے- اپنے بڑے بڑے انسانی چیلوں کے ذریعہ نبی کی جگہ پیروی کے لیے ان بزرگوں کے نام تجویز کرتا ہے جن کی دنیا میں مقبولیت و شہرت ہوتی ہے، ان کے نام پر شرک و بدعت کے بڑے بڑے سلسلے جاری کرتا ہے، تصور ان بزرگوں کا پیش کرتا ہے اور پوجا پاٹ اپنی کراتا ہے- جہلاء ان بزرگوں کے ناموں کی وجہ سے اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں، اور اس کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہم کس الٹی راہ پر لگ گئے ہیں، بلکہ اس الٹی راہ کو ہی راہ راست سمجھتے ہیں، اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا (الکھف- ۱۰۴)- یعنی "شیطان کے گمراہ کردہ لوگ کام غلط کرتے ہیں لیکن جہالت کی وجہ سے سمجھتے یہ ہیں کہ ہم بہت اچھا کر رہے ہیں-" اور یہ کتنا بڑا دھوکا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کا نام ہی غرور یعنی دھوکا دینے والا رکھا ہے، اور لوگوں کو اس کے دھوکے سے بار بار خبردار کیا ہے- چنانچہ فرمایا ولا یغرنکم باللہ الغرور ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحب السعیر، "ہوشیار رہنا، دھوکہ باز تم کو دھوکہ دے کر خدا سے دور نہ کردے، یہ دھوکے باز شیطان تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھنا وہ اپنی پارٹی کو اس لیے باطل

کی دعوت دیتا ہے کہ ان کو دوزخی بنا کر دشمنی نکالے۔" اور اس کی صورت یہی ہوتی ہے کہ ائمہ اور اولیاء کے نام لے لے کر ان کے ذہنوں میں ایسا تصور پیدا کرتا ہے کہ وہ ان کی عبادت شروع کر دیتے ہیں، یہی ان کے امام اور اولیاء ہیں جن کا تصور ان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ خارج میں بجز شیطان کے ان کا وجود نہیں ہوتا۔ رہ گئے اصلی بزرگ جن کے نام لے کر شیطان اپنی عبادت کرواتا ہے، ان کو پتہ تک نہیں ہوتا کہ ان کے ماننے والے کون ہیں، اور وہ کیا کرتے ہیں۔ وہ ان کی طرف سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وھم عن دعائھم غفلون ( الاحقاف۔ ۵) ماکنتم ایانا تعبدون (یونس۔ ۲۸) یکونو علیھم ضدا (مریم۔ ۸۲) کانوا بعبادتھم کفرین ( الاحقاف۔ ۶) ان کنا عن عبادتکم لغفلین ( یونس۔ ۲۸) " جن کو تم پکارتے ہو، جن کی تم عبادتیں کرتے ہو، وہ تمہاری ان حرکتوں سے بالکل بے خبر ہیں۔ قیامت کے دن وہ تمہارے مخالف ہوں گے۔" چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا، اانت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللۃ (المائدۃ - ۱۱۶) "اے عیسیٰ، عیسائی جو تیری اور تیری ماں کی عبادت کرتے رہے ہیں تو کیا تو نے ان سے کہا تھا کہ ایسا کرنا۔" وہ صاف انکار کر دیں گے، ایسے ہی امام ابو حنیفہ اور دیگر اولیاء صاف انکار کر دیں گے کہ ہم نے ان سے نہیں کہا تھا کہ ہماری تقلید کرنا، یہ سب کچھ اپنی مرضی سے کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا گمراہ ہونے والوں کے امام و اولیاء یہ نہیں جن کا ذکر کتابوں میں ہے، بلکہ وہ شیاطین ہیں جو ان کے ذہنوں میں ہیں، جو ان سے یہ کام کرواتے ہیں۔ وہی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔ اس لیے تقلید کا سلسلہ سراسر گمراہی کا سلسلہ ہے اس سے بالکل بچنا چاہیے۔

اب آپ دیکھ لیں آپ کو سنت رسول ﷺ چاہیے یا سنت امام، اگر سنت رسول ﷺ چاہیے تو وہ حدیث رسول ﷺ سے ملے گی۔ اور حدیث رسول ﷺ اہلحدیث سے ملے گی۔ اگر سنت امام چاہیے تو وہ فقہ حنفی سے

ملے گی اور فقہ حنفی حنفیوں سے ملے گی۔

حنفی : سنت رسول ﷺ کی ہوتی ہے نہ کہ امام کی۔

محمدی : اگر امام کی سنت نہ ہو تو آپ حنفی کیوں بنیں، آخر حنفی کسے کہتے ہیں۔

حنفی : حنفی وہ ہوتا ہے جو فقہ حنفی پر چلے۔

محمدی : فقہ حنفی کسے کہتے ہیں؟

حنفی : امام ابو حنیفہ کے مسلک کو۔

محمدی : مسلک سے کیا مراد ہے؟

حنفی : مسلک طریقے کو کہتے ہیں۔

محمدی : سنت بھی تو طریقے کو ہی کہتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ ان کا طریقہ ہے، اس طریقے سے انہوں نے یہ کام کیا تھا یا کرنے کو کہا تھا۔ لہٰذا جس کے طریقے پر آپ چلتے ہیں گویا اس کی سنت پر آپ عمل کرتے ہیں، کہیے یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

حنفی : یہ بالکل ٹھیک ہے، یہ بات میری سمجھ میں آگئی۔

محمدی : اسی لیے تو کہتے ہیں کہ حنفی امام ابو حنیفہ کے طریقہ پر چلتا ہے، اور اصلی اہل سنت یعنی اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقہ پر۔

حنفی : لیکن امام ابو حنیفہ کا طریقہ کوئی علیحدہ تو نہیں ان کا طریقہ بھی تو وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

محمدی : طریقہ وہی ہو یا مختلف۔ حنفی کے پیش نظر تو طریقہ حنفی ہی ہوتا ہے، وہ تو حنفی طریقے پر ہی چلتا ہے، سنت رسول ﷺ کے موافق ہو یا مخالف، اگر مخالف ہو تو اسے ڈر نہیں کہ سنت رسول ﷺ کی مخالفت ہوتی ہے۔ اگر موافق ہو تو اسے خوشی نہیں کہ میں نے سنت رسول ﷺ پر عمل کیا ہے۔ حنفی اگر شروع کی رفعیدین کرتا ہے تو اس لیے نہیں کہ یہ سنت رسول ﷺ ہے وہ اس لیے کرتا ہے کہ حنفی طریقہ نماز یہی ہے۔ وہ رکوع کو جاتے اور اٹھتے رفع یدین نہیں کرتا، اس لیے نہیں کہ یہ سنت رسول

ﷺ نہیں بلکہ اس لیے کہ حنفی نماز میں یہ رفع یدین نہیں۔ جو رفع یدین حنفی مذہب میں نہیں خواہ وہ سنت رسول ﷺ ہی ہو وہ اسے گھوڑے کی دم مارنے سے تشبیہ دیتا ہے یا مکھیاں مارنے سے تعبیر کرتا ہے، جو اس کے مذہب میں ہے خواہ وہ سنت رسول ﷺ نہ ہو وہ اس پر جان دیتا ہے، جیسے قنوت کی رفع یدین۔

حنفی : حقیت حال یہی ہے۔ ہمیں بالکل یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہمارا یہ مسئلہ سنت رسول ﷺ کے مطابق ہے یا مخالف ہمیں تو یہ یاد ہوتا ہے کہ ہم حنفی ہیں اور ہمیں اپنی فقہ پر چلنا ہے ہمیں کوئی صحیح سے صحیح حدیث بھی دکھائے، اگرچہ ہم اس حدیث کا انکار نہیں کرتے لیکن ہم اس حدیث پر عمل بھی نہیں کرتے، ہمارے دل میں یہ ہوتا ہے کہ یا تو یہ حدیث ٹھیک نہیں، یا اس کا مطلب وہ نہیں جو ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے یا یہ منسوخ ہے، یا کوئی اور بات ہے۔ بہرکیف جب ہمارے امام نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا تو ہم کیوں کریں۔ ہم تو اپنے امام کے مذہب پر چلیں گے۔

محمدی : ہم کہتے ہیں۔ حنفی کا محمد رسول اللہ پڑھنا اور اہل سنت کا دعویٰ کرنا ٹھیک نہیں، جب وہ سنت رسول ﷺ پر چلتا نہیں، اپنے امام کی سنت پر چلتا ہے تو اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ محمد رسول اللہ ساتھ پڑھے اور اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرے، خدا کی قسم! جس پابندی سے آج ایک حنفی اپنے امام کی تقلید کرتا ہے اگر وہ اسی پابندی کے ساتھ اتباع رسول ﷺ کرے تو اس کی نجات ہو جائے لیکن اس حال میں وہ نجات کی کیا توقع کر سکتا ہے۔

آپ تو امام ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں، اگر آپ موسیٰ علیہ السلام کی تقلید بھی کریں تو بھی نجات نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لو بدالکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل (مشکوۃ باب اعتصام بالکتاب والسنہ) ”اگر آج موسیٰ علیہ السلام آ جائیں اور تم ان کے پیچھے لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو گمراہ ہو جاؤ

گے۔" آپ اب سوچ لیں، کہاں موسیٰ علیہ السلام اور کہاں امام ابو حنیفہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں نجات نہیں تو امام ابو حنیفہ کی تقلید میں کیسے نجات ہو سکتی ہے۔ ہمیں امام ابو حنیفہ سے کوئی کد نہیں۔ ہمیں ان سے کوئی حسد نہیں، ہمارا کوئی امام نہیں کہ ہم آپ کو امام ابو حنیفہ سے توڑ کر کسی اور سے جوڑ رہے ہیں۔ ہم تو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعوت دے رہے ہیں جن کا آپ کلمہ پڑھتے ہیں، جن کی پیروی میں نجات ہے اور اس سے باہر نجات نہیں، سوچ لیں معاملہ نجات کا ہے اگر اسی حنفیت پر آپ کا خاتمہ ہو گیا تو معاملہ بڑا خطرناک ہے۔

هذا بلغ للناس ولينذروا به وليعلموا انما هو اله واحدو ليذكر اولوا الالباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم زاہد صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عرصہ ہوا آپ سے ملاقات نہیں ہوئی اسی وجہ الٹی سیدھی
باتیں سننے میں آتی ہیں سب بھائیوں میں آپ ہی ماشاء اللہ
سنجیدگی اور متانت والے تھے اللہ نے آپکو دین کی سمجھ بھی
ماشاء اللہ کافی دی تھی جب کچھ طلباء ڈول رہے تھے آپ
ماشاء اللہ مضبوط تھے۔ میری یہی دعا ہے کہ اللہ آپ کو
مضبوط اور ثابت قدم ہی رکھے۔ آپ دینی مذہبی اور فتنوں سے تو
بچ گئے لیکن دنیا کے فتنے آپ کے گرد جمع ہیں۔ زاہد صاحب ان سب سے
بہت بچنا۔ اور بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ کسی دینی جماعت سے
چمٹے رہیں۔ مہینے میں ایک آدھ جمعہ ہمارے پاس ضرور پڑھتے
رہیں ایک تو ملاقات ہو جایا کریگی دوسرے میرے دل کو تسلی رہے گی
یقین جانیں جب آپ میں سے کسی کو ملے ہوئے دیر ہو جاتی ہے دوسرے آپ کو پتہ چلتا رہیگا
تو طبیعت بے چین سی ہو جاتی ہے اور پھر اگر کوئی الٹی سیدھی
بات آپ لوگوں کی طرف سے کان میں پڑ جائے تو دل کو
بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ زاہد صاحب یہ دنیا کا امتحان بڑا لمبا ہے
اس میں بہت اتار چڑھاؤ ہوتا ہے بعض تعلیم کے زمانہ میں
نیک ہوتے ہیں بعد میں بدل جاتے ہیں۔ بعض جوانی میں کچھ

ہوتے ہیں شر جھلے میں بدل جاتے ہیں۔ خوش قسمت
وہ ہے جس کو اللہ حق پر استقامت دے۔ سو عزیزم!
ایک دفعہ ضرور مل کر جائیں اور پھر ہر ماہ ایک جمعہ
ضرور میرے پاس پڑھیں تاکہ میرے دل کو اطمینان رہے
اللہ آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہنے کی
توفیق دے۔ مجھے آپ بھائیوں کا سب سے زیادہ خیال رہتا
کہ آپ میری کمائی ہیں۔ آپ کے گھر اور خاندان میں اللہ نے جو
بوٹا لگایا ہے وہ میرے ہاتھ سے لگایا ہے۔ خدانخواستہ
اگر اس بوٹے کو کوئی نقصان پہنچے تو میری بے چینی
ایک قدرتی امر ہے۔ اللہ آپ سب بھائیوں کو دین و دنیا کی نعمتوں
سے نوازے اور آپ سے وہ کام کرائے جس سے اللہ راضی ہو

آپ ماشاء اللہ اب عملی زندگی میں داخل ہو گئے ہیں آخر اپنے کاروبار کے
سلسلہ میں ہم سے دور رہنا پڑے گا ہم آپ کیلئے دعا ہی
کر سکتے ہیں۔ اگر آپ وقتاً فوقتاً ملاقات کر جایا کریں
تو یہ آپ کا احسان ہے اس میں انشاء اللہ آپ کو
بھی فائدہ رہے گا اور مجھے بھی۔ اپنے ابا کو سلام عرض
کریں اور باقی احباب کو دعا و سلام

فقط والسلام

آپ کا مخلص

عبداللہ عفی عنہ بہاولپور

1

# جہنم کی آگ سے بچنے کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من وعن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر۔ ۵۹/۷)

"جو کچھ تمہیں رسول دیں، وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ"

رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط (الحجرات۔ ۴۹/۱)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو"۔

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ محمد۔ ۴۷/۳۳)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو"۔

جہنم کی آگ سے نجات صرف قرآن وسنت کی پیروی میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ۔ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ

میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں چیزوں کو مضبوط پکڑے رکھو گے، ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت"۔

الطاہر (وقف)

پوسٹ بکس نمبر 172 سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی